CPNE

COUNCIL OF PAKISTAN NEWSPAPER EDITORS

(Registered under Societies Registration Act XXI of 1860) KAR No. 0153 of 2004

First Floor, New Block 1, Abdul Sattar Edhi Hockey Stadium, Liaquat Barracks, Opposite Jinnah Hospital, Off Shahrah-e-Faisal, Karachi-75510. Pakistan. Phone: +92-21-35674052, 35674095 Fax: +92-21-35674059
UAN: +92-21-111-276-375, E-mail: cpne@cpne.pk, Web: www.cpne.pk

تاریخ:22جولائی2019ء

سی پی این ای کے زیر اہتمام ممتاز صحافی رحمت علی رازی کی یاد میں تعزیتی ریفرنس کا انعقاد

لاہور (پ ر) معروف صحافی، کالم نگار اور عزم میڈیا گروپ کے چیئرمین رحمت علی رازی کی یاد میں کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز (سی پی این ای) کے زیر اہتمام ایوان اقبال لاہور میں تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں صوبائی وزیر اطلاعات پنجاب میاں محمد اسلم اقبال سمیت سی پی این ای کے صدر عارف نظامی، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر جبار خٹک، نائب صدر ارشاد احمد عارف، سینئر اراکین محمد حیدر امین، اعجاز الحق، ایاز خان، کاظم خان، ذوالفقار احمد راحت، سیفما کے رہنما محمد الیاس اور اخبارات کے ایڈیٹروں سمیت دیگر رہنماؤں، رحمت علی رازی مرحوم کے بیٹے اویس رازی، دوستوں اور رشتہ داروں نے شرکت کرتے ہوئے رحمت علی رازی کی صحافتی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔صوبائی وزیر اطلاعات میاں اسلم اقبال نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رحمت علی رازی اچھی شخصیت کے مالک اور شفیق انسان تھے، وہ آج بھی ہم سب کے دلوں میں زندہ ہیں، میں کوشش کروں گا کہ صحافیوں اور صحافتی اداروں کو درپیش مسائل مل بیٹھ کر حل کئے جائیں، میں وہ سیاستدان ہوں جو سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ جیلوں میں امیروں کی ملاقات شان وشوکت سے ہوتی ہے۔جیلوں میں امیر وغریب کے ساتھ دوسلوک ہو رہے ہیں، جھوٹ کو سچ بنا کر حکومتی مشینری کو مفلوج کر لیا گیا، انہوں نے کہا یاد رکھ لو !! جھوٹ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا، عوام کے حقوق پر ڈاکا گیا ہے اور جھوٹ بول کو ملک وقوم کو لوٹا گیا۔میاں اسلم اقبال نے کہا کہ نیا پاکستان کے تصور کے لیے آخری حد تک جائیں گے۔ہم اس ملک کو ٹھیک کریں گے، اس ملک کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم اپنے بچوں کے لئے ایسا پاکستان چھوڑ کر جائیں گے جہاں ان کے لئے انصاف کا بول بالا ہوگا۔سی پی این ای کے صدر عارف نظامی نے کہا کہ ان کی رحمت علی رازی سے پہلی ملاقات نوائے وقت میں ہوئی تھی اور آخری ملاقات ان کی وفات سے چند گھنٹے پہلے ہوئی، مجھے ان کی موت کا علم سوشل میڈیا کے ذریعے ہوا، یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس طرح اچانک دنیا سے رخصت ہو سکتے ہیں۔انہوں نے کہا رحمت علی رازی خوددار اور سیلف میڈ آدمی تھے۔ان کی موت کی ایک وجہ صحافت پر آنیوالا بحران بھی ہے۔وہ بہت حساس طبیعت کے انسان تھے۔انہوں نے تعزیتی ریفرنس میں شریک رحمت علی رازی کے صاحبزادے اویس رازی کو یقین دلایا کہ سی پی این ای ان کے ساتھ کھڑی اور ان کے ادارے کا ساتھ دیتی رہے گی۔سی پی این ای کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر جبار خٹک نے جناب رحمت علی رازی کی صحافتی خدمات کو بھرپور خراج پیش کرتے ہوئے کہا کہ موت برحق ہے لیکن انہیں ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ رحمت علی رازی اس طرح ان سے جدا ہو جائیں گے۔وہ زندہ دل اور ہنس مکھ انسان تھے۔انہوں نے رحمت علی رازی کے ساتھ ایک واقعہ بتاتے ہوئے کہا کہ 2003ء میں وہ لوگ سیفما کے وفد کے ساتھ ڈھاکہ گئے تھے، وہاں انہیں ڈھاکہ کلب کے صدر کی طرف سے دعوت دی گئی جب وہ لوگ ڈھاکہ کلب پہنچے تو کلب انتظامیہ نے رحمت علی رازی کو کلب میں جانے کی اجازت نہ دی، کلب میں داخلے کے لئے پینٹ کوٹ پہننا لازمی تھا جبکہ رحمت علی رازی نے شلوار قمیض اور کھسہ پہن رکھا تھا۔قومی لباس کی اس توہین کی وجہ سے سیفما کے وفد نے وہ دعوت ہی مسترد کر دی تھی۔وہ اپنے لباس اور کلچر کی وجہ سے سب کی توجہ کا مرکز بنے رہتے

تھے۔ڈاکٹر جبار خٹک نے تعزیتی ریفرنس میں شریک صوبائی وزیر اطلاعات پنجاب میاں محمد اسلم اقبال کی توجہ اس طرف دلوائی کہ رحمت علی رازی کے ادارے کے بہت سے واجبات ایڈورٹائزنگ ایجنسیز کے ذمہ واجب الادا ہیں،حکومت وہ واجبات ایجنسیوں کو دے چکی ہے لیکن انہوں نے ابھی تک اخبارات کو واجبات ادا نہیں کئے جس کی وجہ سے رحمت علی رازی اپنے کارکنوں کو تنخواہ بھی نہیں دے سکے تھے۔سینئر صحافی اور کالم نگار ارشاد احمد عارف نے کہا کہ ان کا رحمت علی رازی سے دیرینہ ساتھ تھا، اللہ تعالی نے انہیں جرات اور بہادری سے نوازا تھا، وہ اپنی زمین اور کلچر سے جڑے رہے۔انہوں نے اپنے عزم کو طاقت بنایا اور صحافت میں نام پیدا کیا۔رحمت علی رازی کے صاحبزادے اویس رازی نے بھی تعزیتی ریفرنس میں اپنے والد کی یادیں شیئر کیں اور سی پی این ای کا شکریہ ادا کیا۔سی پی این ای پنجاب کمیٹی کے چیئرمین حیدر امین نے کہا کہ رحمت علی رازی کا ان کے والد سے بہت گہرا تعلق تھا، وہ اپنی ذات میں صحافت کا ایک ادارہ تھے، جب کبھی کسی اجلاس میں ان سے ملاقات ہوتی تو ان سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا تھا۔سینئر صحافی جمیل اطہر نے کہا کہ صحافتی شعبے میں سب سے پرانا تعلق رحمت علی رازی سے ان کا ہے۔رحمت علی رازی 1974ء میں لاہور آئے۔جمیل اطہر نے کہا کہ یکم دسمبر 1980ء میں جب حکومت نے جرات کی اشاعت کی اجازت دی تو رحمت علی رازی نے اس کی خبر شائع کروائی اور 25 دسمبر کو اخبار کی اشاعت کا اعلان کر دیا،انہیں کے اعلان کے مطابق پھر ہم نے 25 دسمبر کو اخبار شائع کیا۔جمیل اطہر نے کہا کہ رحمت علی رازی نے صحافت کے شعبے میں اپنے لئے بیوروکریسی کی بیٹ کو پسند کیا۔انہوں نے سات ایوارڈ جیتے جبکہ حکومت کی طرف سے بھی انہیں ایوارڈ سے نوازا گیا۔رحمت علی رازی قناعت اور توکل پسند آدمی تھے۔رحمت علی رازی تاریکی میں ابھرنے والا وہ ستارہ تھا جو آفتاب بن کر سامنے آیا۔روزنامہ ایکسپریس کے گروپ ایڈیٹر ایاز خان نے تعزیتی ریفرنس سے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ 1989ء میں جب انہوں نے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز نوائے وقت سے کیا تو رحمت علی رازی اس وقت نوائے وقت میں رپورٹر تھے۔ان کے میڈیکل فیکلیٹی سے بہت اچھے تعلقات تھے۔کچھ عرصہ پہلے جب ان کے بیٹے کی طبیعت خراب ہوئی اور وہ خاصے پریشان تھے تو رحمت علی رازی نے ایک ڈاکٹر کو چیک اپ کروانے کا کہا جن کے علاج سے ان کا بیٹا تندرست ہو گیا۔رحمت علی رازی نے اپنے عزم کو طاقت بنایا ان کو ہم کبھی بھول نہیں سکیں گے۔کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر خالد محمود گوندل نے کہا کہ رحمت علی رازی کے قلم میں بہت طاقت تھی، 90 کی دہائی میں جب میڈیکل کے شعبے پر ایک مشکل وقت آیا،کئی ڈاکٹروں کے تبادلے ہوئے تو رحمت علی رازی نے صرف دو کالم لکھے جس کے بعد تمام تبادلے بھی منسوخ ہو گئے اور ڈاکٹروں کیخلاف کارروائیاں رک گئیں۔رحمت علی رازی کے دیرینہ دوست اور سی پی این ای کے ممبر کاظم خان نے کہا کہ گزشتہ چار برسوں میں ان کا رحمت علی رازی سے مستقل رابطہ رہتا تھا۔وہ زندہ دل اور اصولوں پر بات کرنے والے انسان تھے۔رحمت علی رازی جس شخص کے ساتھ کھڑا ہوا آخر تک اس کے ساتھ رہا۔اپنے کالموں میں انہوں نے نوجوان صحافیوں کی رہنمائی کی،انہوں نے صحافتی زبان میں کئی نئے الفاظ متعارف کروائے۔رحمت علی رازی کے دوست اور رشتہ دار خضر حیات گوندل نے ان کے ساتھ گزرے واقعات کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ رحمت علی رازی نے کبھی اصولوں پر سمجھوتہ نہیں کیا تھا،وہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کہنے والے انسان تھے۔اگر کسی بات پر ڈٹ جاتے تو پھر رشتہ داری کو بھی نہیں دیکھتے تھے۔وہ ہمیشہ اپنے صحافتی اصولوں پر کاربند رہے۔سول سیکرٹریٹ ایسوسی ایشن کے رہنما چوہدری غلام غوث نے کہا رحمت علی رازی کی صحافتی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔وہ ایک سچے عاشق رسول ﷺ بھی تھے۔رحمت علی رازی ایک سوچ،فکر اور تحریک کا نام ہے۔انسانیت کا درد ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔پروفیسر شوکت محمود،منصور عادل اور ذوالفقار راحت نے بھی تعزیتی ریفرنس سے اظہار خیال کیا اور رحمت علی رازی کی صحافت اور ملک وقوم کے لئے خدمات پر روشنی ڈالی۔

جاری کردہ: کونسل آف پاکستان نیوز پیپر ایڈیٹرز۔